# سُورَةُ الْأَعْلٰى

آیات ۱ ـ ۱۹

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

سَبِّحِ اسۡمَ رَبِّكَ الۡاَعۡلَىۙ ﴿١﴾ الَّذِىۡ خَلَقَ فَسَوّٰىۙ ﴿٢﴾ وَالَّذِىۡ
قَدَّرَ فَهَدٰىۙ ﴿٣﴾ وَالَّذِىۡۤ اَخۡرَجَ الۡمَرۡعٰىۙ ﴿٤﴾ فَجَعَلَهٗ غُثَآءً
اَحۡوٰىؕ ﴿٥﴾ سَنُقۡرِئُكَ فَلَا تَنۡسٰٓىۙ ﴿٦﴾ اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰهُؕ اِنَّهٗ يَعۡلَمُ الۡجَهۡرَ وَ
مَا يَخۡفٰىؕ ﴿٧﴾ وَنُيَسِّرُكَ لِلۡيُسۡرٰىۚ ﴿٨﴾ فَذَكِّرۡ اِنۡ نَّفَعَتِ الذِّكۡرٰىؕ ﴿٩﴾
سَيَذَّكَّرُ مَنۡ يَّخۡشٰىۙ ﴿١٠﴾ وَيَتَجَنَّبُهَا الۡاَشۡقَىۙ ﴿١١﴾ الَّذِىۡ يَصۡلَى النَّارَ
الۡكُبۡرٰىۚ ﴿١٢﴾ ثُمَّ لَا يَمُوۡتُ فِيۡهَا وَلَا يَحۡيٰىؕ ﴿١٣﴾ قَدۡ اَفۡلَحَ مَنۡ تَزَكّٰىۙ ﴿١٤﴾ وَ
ذَكَرَ اسۡمَ رَبِّهٖ فَصَلّٰىؕ ﴿١٥﴾ بَلۡ تُؤۡثِرُوۡنَ الۡحَيٰوةَ الدُّنۡيَا ﴿١٦﴾ وَالۡاٰخِرَةُ
خَيۡرٌ وَّاَبۡقٰىؕ ﴿١٧﴾ اِنَّ هٰذَا لَفِى الصُّحُفِ الۡاُوۡلٰىۙ ﴿١٨﴾ صُحُفِ اِبۡرٰهِيۡمَ وَمُوۡسٰى

# سورۃ الاعلیٰ

- **نام** پہلی ہی آیت کے لفظ الاعلیٰ سے ماخوذ ہے۔ جو اللہ تعالیٰ کی صفت کے طور پر آیا ہے معنی- بلند و برتر، سب سے اونچا The Most High
- **زمانۂ نزول** مکی دور میں نازل ہوئی
- گزشتہ سورۃ (الطارق) میں انسان کی ابتدائی پیدائشی کیفیت کا ذکر تھا اب اس سورۃ میں انسان کی تخلیق کی انتہا کا ذکر ہے۔
- آپ ﷺ عیدین اور جمعہ کی نماز میں سورۃ الاعلیٰ اور سورۃ الغاشیہ کی تلاوت فرماتے تھے۔ ( ابن کثیر)
- امام احمد نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے یہ روایت نقل کی ہے کہ نبی ﷺ سورۃ الاعلی کو بہت پسند فرماتے تھے

# سورة الاعلیٰ

- آپ ﷺ کا عید اور جمعہ کی نمازوں ان دو سورتوں کے انتخاب کی وجہ ان دونوں سورتوں میں تذکیر کا خصوصی حکم ! (الاعلیٰ آیت ۹ اور الغاشیہ آیت ۲۱)
- ان دونوں نمازوں میں بھی تذکیر کا رنگ زیادہ نمایاں ہے ان دونوں مواقع پر خطبات کا اہتمام خصوصی طور پر تذکیر کے لیے ہی کیا جاتا ہے
- دونوں سورتوں کا موضوع انذار قیامت ہے، لیکن دونوں میں اس کے ساتھ داعی کے لیے تسلی اور مخاطبین کے رویے پر حسرت و افسوس کا مضمون بھی نمایاں ہے
- نبی ﷺ کو دونوں سورتوں میں اطمینان دلایا گیا ہے کہ تذکیر و نصیحت سے آگے آپ کی کوئی ذمہ داری نہیں۔ اس کے بعد یہ لوگوں کا کام ہے کہ نصیحت پائیں اور ہمارا کام ہے کہ ان کی سرکشی پر ان سے نمٹ لیں۔ آپ اس معاملے میں تردد نہ کریں

# سورة الاعلیٰ

- **موضوع** : اس سورت میں تین موضوع

1. اللہ تعالیٰ سب سے اعلیٰ اور تعریف کے لائق- اسی نے انسان کو خلق کیا اور اس کو متوازن بنایا اور پھر اس کی رہنمائی کا بندوبست کیا (توحید)
2. آپ ﷺ کو تسلی- اللہ آپ کے لیئے وحی اور امورِ رسالت کو آسان فرمائے گا-آپ یہ تذکیر، نصیحت اور دعوت جاری رکھیں
3. کامیاب وہ شخص ہوگا جس نے عقیدہ و عمل میں پاکیزگی اختیار کی، اپنے رب کو یاد کیا، نماز پڑھی اور آخرت کو ترجیح دی

# مطالعہ حدیث

عَنُ النُّعۡمَانِ بۡنِ بَشِيرٍ قَالَ

كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ يَقۡرَأُ فِى الۡعِيدَيۡنِ وَفِى الۡجُمُعَةِ سَبِّحِ اسۡمَ رَبِّكَ الۡأَعۡلَى وَهَلۡ أَتَاكَ حَدِيثُ الۡغَاشِيَةِ قَالَ وَإِذَا اجۡتَمَعَ الۡعِيدُ وَالۡجُمُعَةُ فِى يَوۡمٍ وَاحِدٍ يَقۡرَأُ بِهِمَا أَيۡضًا فِى الصَّلَاتَيۡنِ صحیح مسلم: جلد اول: حدیث 2022 (سنن الترمذی، النسائی، ابن ماجہ، موطا امام مالک و مسند احمد)

حضرت نعمان بن بشیرؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ عیدین اور جمعہ کی نمازوں میں سورۃ (سَبِّحِ اسۡمَ رَبِّكَ الۡأَعۡلَى اور هَلۡ أَتَاكَ حَدِيثُ الۡغَاشِيَةِ ) پڑھتے تھے اور جب عید اور جمعہ ایک ہی دن اکٹھی ہو جاتیں تو پھر ان دونوں نمازوں میں بھی یہی سورتیں پڑھتے تھے۔

# سورة الاعلیٰ

عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ

كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الرَّكْعَةِ الْأُولَى مِنَ الْوِتْرِ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى وَفِي الثَّانِيَةِ بِقُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ وَفِي الثَّالِثَةِ بِقُلْ هُوَ اللهُ أَحَدٌ

صحیح مسلم:جلد اول:حدیث 1705

ابی بن کعب (رض) فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ وتر کی پہلی رکعت میں سورت اعلی دوسری رکعت میں سورت کافرون اور تیسری رکعت میں سورت اخلاص کی تلاوت فرمایا کرتے تھے

# سورة الاعلیٰ

عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ
كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الرَّكْعَةِ الْأُولَى مِنْ الْوِتْرِ
بِسَبِّحْ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى وَفِي الثَّانِيَةِ بِقُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ وَفِي
الثَّالِثَةِ بِقُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ

صحیح مسلم:جلد اول:حدیث 1705

ابی بن کعب (رض) فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ وتر کی پہلی رکعت
میں سورت اعلی دوسری رکعت میں سورت کافرون اور تیسری رکعت میں
سورت اخلاص کی تلاوت فرمایا کرتے تھے

# سورة الاعلیٰ

عَنْ عُقْبَةَ بْنَ عَامِرِ الْجُهَنِیَّ

لَمَّا نزَلَتْ: (فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيمِ) [الْوَاقِعَةِ: 74] قَالَ لَنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ اِجْعَلُوهَا فِی رُكُوعِكُمْ

فَلَمَّا نزَلَتْ: (سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى) قَالَ: اجْعَلُوهَا فِی سُجُودِكُمْ.

رَوَاهُ الْإِمَامُ أَحْمَدُ وَ أَبُو دَاوُدَ وَ ابْنُ مَاجَهْ والحاکم

عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، بیان کرتے ہیں: "جب (فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيمِ) (الواقعۃ: ۷۴) نازل ہوئی تو رسول اللہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّم نے فرمایا اُسے رکوع میں پڑھو، جب (سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى) (الاعلیٰ: ۱) نازل ہوئی تو فرمایا، یہ سجدہ میں پڑھو۔"

سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى ۙ ﴿١﴾ الَّذِي خَلَقَ فَسَوّٰى ۙ ﴿٢﴾ وَالَّذِي قَدَّرَ فَهَدٰى ۙ ﴿٣﴾

سَبِّحِ - پاکیزگی بیان کیجیئے

سَبَّحَ يُسَبِّحُ ، تَسْبِيْحًا پاکی بیان کرنا ॥

اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى - اپنے اعلیٰ رب کے نام کی

الَّذِي خَلَقَ - وہ جس نے پیدا کیا

فَسَوّٰى - پھر نوک پلک درست کی

سَوَّى يُسَوِّي ، تَسْوِيَةً ॥

توازن اور تناسب سے سنوارنا

وَالَّذِي قَدَّرَ - اور وہی جس نے اندازہ مقرر کیا

○ قَدَّرَ يُقَدِّرُ ، تَقْدِيْرًا اندازہ مقرر کرنا ॥

فَهَدٰى - پھر راہ دکھائی

سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلَى ۙ ١ الَّذِىْ خَلَقَ فَسَوّٰى ۙ ٢
وَالَّذِىْ قَدَّرَ فَهَدٰى ۙ ٣

(اے نبیؐ) اپنے رب برتر کے نام کی تسبیح کیجیئے، جس نے
پیدا کیا اور تناسب قائم کیا، جس نے تقدیر بنائی پھر راہ دکھائی

**Glorify the name of thy Guardian-Lord Most High, Who has created, and further, given order and proportion; decreed their destinities, and provided them with guidance.**

سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلَى ۙ ﴿۱﴾

- اللہ تعالیٰ کی تسبیح اور ذکر کی اہمیت
- تسبیح کا معنی پاک کرنا۔ اللہ تعالیٰ کو ان تمام باتوں سے پاک اور برتر قرار دیا جائے جو اس کی اعلیٰ شان کے منافی ہیں۔ اسے ایسے ناموں سے نہ پکارا جائے جو اپنے معنی اور مفہوم کے لحاظ سے اس کے لیے موزوں نہیں
- اس کے لیے وہی نام استعمال کیے جائیں جو اس کی شان کے لائق ہوں
- ہر ایسی چیز سے اس کے نام کو پاک رکھئے جو اس کے شایان نہیں
- ہم اگر اللہ کا ذکر کرنا چاہیں یا اس کی تسبیح و تحمید کرنا چاہیں تو اس کے اسماء کے حوالے سے ہی کریں وَلِلّٰهِ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى فَادْعُوْهُ بِهَا (الاعراف: ۱۸۰) " اور تمام اچھے نام اللہ ہی کے ہیں، تو پکارو اسے اُن (اچھے ناموں) سے

ٱلَّذِى خَلَقَ فَسَوّٰى ۝٢ وَٱلَّذِى قَدَّرَ فَهَدٰى ۝٣

- تکوینِ وجود کے چار مراتب (خلق، تسویہ، تقدیر اور ہدایت)
- کائنات کی ہر مخلوق کا عدم سے وجود میں آنا اس کی **صفت خلق** کا اظہار
- **تسویہ** - تخلیق میں کمال ، اسکا نک سک کا درست ہونا ،اس میں انتہا درجے کا تناسب، اس کے ماحول کے ساتھ اس کی مناسب
- **تقدیر**۔ بنانے سے پہلے کسی چیز کا مکمل نقشہ ،اس کی شکل و صورت، اس کے مقاصد اور غرض وغایت کے متعلق پوری سکیم، اس مقصد کے لیئے درکار صلاحیتیں ، اس کی حدود کا تعین اور اس کا انجام تک پہنچنا
- **ہدایت**: اس کی ہدایت کی ہمہ گیری کا عالم یہ ہے کہ کائنات کی کوئی چیز ایسی دکھائی نہیں دیتی کہ اسے وجود ملا ہو اور وہ غایت وجود سے بے خبر ہو اور پھر اس کو روبعمل لانے سے بے بہرہ ہو (اس کی لاکھوں مثالیں)

وَ الَّذِیۡۤ اَخۡرَجَ الۡمَرۡعٰی ۪ۙ ﴿۴﴾ فَجَعَلَهٗ غُثَآءً اَحۡوٰی ؕ ﴿۵﴾

وَ الَّذِیۡۤ - اور وہ جس نے

اَخۡرَجَ الۡمَرۡعٰی - نکالا چارا

فَجَعَلَهٗ - پھر اس نے کردیا اس کو

غُثَآءً - کوڑا الغثاء ہانڈی کی جھاگ

- وہ کوڑا کرکٹ جسے سیلاب بہا کر لائے۔ ہر اس چیز کے لئے ضرب المثل ہے جسے بوجہ بے سود ہونے کے ضائع ہونے دیا جائے۔ (المفردات)

اَحۡوٰی - سیاہ سبزی مائل سیاہ رنگ

- احویٰ سے مراد وہ گھاس جو پرانی بوسیدہ ہو کر سیاہ پڑ جائے

وَالَّذِیۡۤ اَخۡرَجَ الۡمَرۡعٰی ۪ۙ ﴿۴﴾ فَجَعَلَهٗ غُثَآءً اَحۡوٰی ؕ ﴿۵﴾

جس نے نباتات اگائیں

پھر اُن کو سیاہ کوڑا کرکٹ بنا دیا

**who brought forth the pasturage**

**then made it a blackening wrack.**

محمد اقبال

سَنُقۡرِئُكَ فَلَا تَنۡسٰٓى ۙ ﴿٦﴾ اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰهُ ؕ اِنَّهٗ يَعۡلَمُ الۡجَهۡرَ وَمَا يَخۡفٰى ؕ ﴿٧﴾

سَنُقۡرِئُكَ - عنقریب ہم پڑھائیں گے آپ کو

فَلَا تَنۡسٰٓى - تو آپ نہیں بھولیں گے

اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰهُ - سوائے اس کے جو چاہا اللہ نے

اِنَّهٗ يَعۡلَمُ - بیشک وہ جانتا ہے

الۡجَهۡرَ - ظاہر کو

وَمَا - اور جو

يَخۡفٰى - پوشیدہ ہے

سَنُقْرِئُكَ فَلَا تَنسَىٰٓ ۙ ٦ إِلَّا مَا شَآءَ ٱللَّهُ ۗ إِنَّهُۥ
يَعْلَمُ ٱلْجَهْرَ وَمَا يَخْفَىٰ ۗ ٧

ہم تمہیں پڑھوادیں گے، پھر تم نہیں بھولو گے
سوائے اُس کے جو اللہ چاہے، وہ ظاہر کو بھی جانتا ہے اور جو
کچھ پوشیدہ ہے اُس کو بھی

**By degrees shall We teach thee to declare so you shall not forget, Except as Allah wills: For He knows what is manifest and what is hidden.**

سَنُقۡرِئُكَ فَلَا تَنۡسٰۤى ۙ﴿۶﴾ اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰهُ ؕ اِنَّهٗ يَعۡلَمُ الۡجَهۡرَ وَمَا يَخۡفٰى ؕ﴿۷﴾

- وحی کی حفاظت اور تکمیل کی ذمہ داری — خود اللہ نے لے لی
- شروع میں آپ ﷺ دورانِ وحی قرآن کے الفاظ کو اس خوف سے دہراتے جاتے تھے کہ کہیں بھول نہ جائیں (عبداللہ بن عباس-ابن مردویہ)
- آپؐ کو یہ ہدایت اس سے پہلے دو مواقع پر سورۃ طٰہٰ آیت 114 اور سورۃ قیامۃ آیات 16 تا 19 میں دی جاچکی ہے
- یہاں آپ ﷺ کو بہت بڑی تسلی اور خوشخبری کہ ہم نے آپ کی طرف جو کتاب وحی کی ہے اسے محفوظ کردیں گے اور آپ کے قلب کو یاد کرادیں گے پس آپ اس میں سے کچھ بھی نہیں بھولیں گے۔

وَنُيَسِّرُكَ لِلْيُسْرٰى ۚ ﴿٨﴾ فَذَكِّرْ اِنْ نَّفَعَتِ الذِّكْرٰى ؕ ﴿٩﴾

وَنُيَسِّرُكَ - اور ہم آپ کو سہولت دیں گے

لِلْيُسْرٰى - آسان طریق کی

فَذَكِّرْ - تو آپ نصیحت کریں

اِنْ نَّفَعَتِ - اگر نفع دے

الذِّكْرٰى - نصیحت

وَنُيَسِّرُكَ لِلْيُسْرٰى ۚ ٨ فَذَكِّرْ اِنْ نَّفَعَتِ
الذِّكْرٰى ۭ ٩

اور ہم تمہیں آسان طریقے کی سہولت دیں گے
پس آپ نصیحت کیجیئے اگر نصیحت فائدہ دے

**And We shall ease thy way unto the state of ease.**

**Therefore give admonition in case the admonition profits (the hearer)**

محمد اقبال

فَذَكِّرْ اِنْ نَّفَعَتِ الذِّكْرٰى ۭ ⑨

- ہدایت اور ضلالت کے باب میں سنت الٰہی
- یعنی لوگوں کی مخالفتوں اور ناقدریوں سے بد دل اور مایوس نہ ہو۔ لوگوں کے دلوں میں بات اتار دینے کی ذمہ داری تم پر نہیں ہے
- یعنی جہاں نصیحت نفع دے، وہاں نصیحت کریں۔ لیکن اس کا یہ مطلب بھی نہیں کہ آپ ﷺ انذار وتذکیر کا فریضہ تبھی سرانجام دیں جب مخاطب کواس سے کچھ فائدہ ہو رہا ہو یعنی وہ اس تذکیر کا اثر قبول کر رہا ہو۔
- اگلی آیت میں اس حوالے سے وضاحت کردی گئی ہے۔
- یہاں ظاہر انداز تو شرط کا ہے۔ مگر اس کا مقصد اس بات کو بتانا ہے کہ ان میں نصیحت کا اثر بڑی بعید بات ہے

# فَذَكِّرْ اِنْ نَّفَعَتِ الذِّكْرٰى ۝٩

- یہاں یہ دراصل انبیاء علیہم السلام کے طریقۂ دعوت میں حکمت اور موقع محل کی رعایت کی نشاندہی کی گئی ہے
- علم کے پھیلانے میں یہ ادب ملحوظ رہے –
- عبداللہ بن مسعودؓ نے فرمایا، جب تو لوگوں سے ایسی حدیثیں بیان کرے جو اِن کی عقل میں نہ آئیں تو بعض لوگوں میں فتنہ ہوگا (یعنی وہ گمراہ ہو جائیں گے، اس لیے ہر شخص سے اس کی عقل کے موافق بات کرنی چاہیے ) - مسلم، المقدمۃ، باب النہی عن الحدیث بکل ما سمع
- سیدنا علیؓ فرماتے ہیں، لوگوں سے ایسی بات کرو جسے وہ سمجھ سکتے ہوں، کیا تم اس بات کو پسند کرتے ہو کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی تکذیب کی جائے [بخاری، کتاب العلم، باب من خص بالعلم - حدیث : ۱۲۷ ]

## فَذَكِّرْ اِنْ نَّفَعَتِ الذِّكْرٰى ۙ﴿۹﴾

- دعوت و تبلیغ اور تذکیر و نصیحت کا کام نہ لٹھ چلانے کا کام ہے اور نہ اندھے کے ریوڑی بانٹنے جیسا کام بلکہ یہ ایک حکیمانہ کام ہے جس کے لیے موقع و محل کو دیکھنے کی ضرورت ہے
- بے موقع وعظ کہنے سے کوئی فائدہ نہیں
- جہاں داعی یہ محسوس کرے کہ لوگ نصیحت کے سننے کے موڈ میں نہیں ہیں وہاں زبردستی انہیں سنانے کی کوشش نہ کرے۔
- یہاں سیاق کلام سے واضح ہے کہ تذکیر عام ہونی چاہیے۔ اسی صورت میں اس کو قبول کرنے والے بھی نکل آئیں گے اور اس سے گریز کرنے والے بھی۔

سَيَذَّكَّرُ مَنْ يَّخْشٰى ﴿١٠﴾ وَ يَتَجَنَّبُهَا الْاَشْقَى ﴿١١﴾

سَيَذَّكَّرُ - جلد نصیحت حاصل کرے گا وہ

مَنْ يَّخْشٰى -جو ڈرتا ہے

وَ يَتَجَنَّبُهَا - اور اجتناب کرے گا اس سے (اس اَلذِّكْرٰی سے)

- جَنَبَ يَجْنُب ، جَنابةً وجَنْبًا دور رکھنا
- جنب: پہلو، باہر کا آدمی، اجنبی
- اجتنبَ يجتنب ، اجتنابًا اجتناب کرنا
- جنابت (ناپاکی)، جنوب، جانب (سمت) اجنبی
- الْاَشْقَى - بڑا بدبخت

سَيَذَّكَّرُ مَنۡ يَّخۡشٰىۙ ﴿۱۰﴾ وَيَتَجَنَّبُهَا الۡاَشۡقَىۙ ﴿۱۱﴾

جو شخص ڈرتا ہے وہ نصیحت قبول کرلے گا
اور جو اس سے گریز کریگا وہ انتہائی بد بخت ہو گا

The admonition will be received by those who fear (Allah):
But it will be avoided by those most unfortunate ones

محمد اقبال

سَيَذَّكَّرُ مَنۡ يَّخۡشٰىۙ ﴿۱۰﴾ وَيَتَجَنَّبُهَا الۡاَشۡقَىۙ ﴿۱۱﴾

- یہاں یہ بتایا جارہاہے کہ کون آپ کی بات پر کان دھریں گے اور کس مزاج کے لوگ اس سے گریز کریں گے
- جس دل میں سنجیدگی ہو اور جس دماغ میں سلامتی ہو اور وہ اللہ تعالیٰ کے سامنے جوابدہی سے ڈرتا ہو اور جسے اپنے انجام کی فکر ہو، یہ وہ شخص ہے جو آپ کی نصیحت کا مستحق ہے اور آپ کی نصیحت اسے فائدہ دے سکتی ہے
- جو آپ کی دعوت سے بدک رہے ہیں ان کے بدکنے کی وجہ یہ نہیں ہے کہ اس دعوت میں یا اس کے داعی میں کوئی خرابی ہے بلکہ ان بدکنے والوں میں ہی خرابی ہے۔ وہ اسی دنیا کی زندگی کو کل زندگی سمجھے بیٹھے ہیں۔ آخرت کا کوئی اندیشہ ان کے اندر سرے سے ہے ہی نہیں

الَّذِیْ یَصْلَى النَّارَ الْكُبْرٰىۚ ﴿۱۲﴾ ثُمَّ لَا یَمُوْتُ فِیْهَا وَلَا یَحْیٰىؕ ﴿۱۳﴾

الَّذِیْ - وہ جو

یَصْلَى - داخل ہوگا

النَّارَ الْكُبْرٰى - بڑی آگ میں

ثُمَّ - پھر

لَا یَمُوْتُ - نہ وہ مرے گا

فِیْهَا - اس میں

وَلَا یَحْیٰى - اور نہ جیئے گا

الَّذِىْ يَصْلَى النَّارَ الْكُبْرٰىۚ ﴿١٢﴾ ثُمَّ لَا يَمُوْتُ فِيْهَا وَ
لَا يَحْيٰى ؕ ﴿١٣﴾

جو بڑی آگ میں داخل ہوگا
پھر نہ اس میں مرے گا نہ جیے گا

**Who will enter the Great Fire**
**In which they will then neither die nor live**

محمد اقبال

الَّذِیْ یَصْلَی النَّارَ الْکُبْرٰیۚ ﴿۱۲﴾ ثُمَّ لَا یَمُوْتُ فِیْهَا وَلَا یَحْیٰىؕ ﴿۱۳﴾

- اشارہ ہے ائمۂ قریش کی طرف جس جس نے اس نور کی قدر نہیں کی جو اللہ تعالیٰ نے اس کی فطرت میں ودیعت فرمایا تھا۔ چناچہ اس نور سے بھی محروم کردیا گیا جو قرآن کی صورت میں آسمان سے نازل ہوا
- تفاسیر میں اس آیت کا مصداق - ابو لہب، ولید بن مغیرہ اور عتبہ بن ربیعہ کو ٹھہرایا گیا ہے
- ایسا شخص نہ نصیحت کی بات سنتا ہے اور نہ اس سے استفادہ کرے گا
- نہایت حرص سے اس دنیا کے حقیر مفادات کے پیچھے بھاگ رہا ہے، اس کے لئے ہلکان ہو رہا ہے، اور آخرت کا بدبخت کہ وہاں اس کے نصیب میں دائمی جہنم ہوگی جس کے زمانوں کی کوئی انتہا نہ ہوگی۔ لَا تُبْقِیْ وَلَا تَذَرُ۔ " وہ انسان کو نہ تو باقی رہنے دے گی اور نہ ہی اسے چھوڑے گی۔

قَدۡ اَفۡلَحَ مَنۡ تَزَكّٰى ۙ ﴿۱۴﴾ وَذَكَرَ اسۡمَ رَبِّهٖ فَصَلّٰى ؕ ﴿۱۵﴾

قَدۡ اَفۡلَحَ - یقیناً اس نے فلاح پائی

مَنۡ تَزَكّٰى - جس نے پاکیزگی حاصل کی

وَذَكَرَ -اور یاد کیا

اسۡمَ رَبِّهٖ - اپنے رب کے نام کو

فَصَلّٰى - پھر نماز پڑھی

قَدْ اَفْلَحَ مَنْ تَزَكّٰىۙ ﴿١٤﴾ وَذَكَرَ اسْمَ رَبِّهٖ فَصَلّٰىؕ ﴿١٥﴾

فلاح پا گیا وہ جس نے پاکیزگی اختیار کی
اور اپنے رب کا نام یاد کیا پھر نماز پڑھی

**But those will prosper who purify themselves,
And glorify the name of their Guardian-Lord, and
(lift their hearts) in prayer.**

# قَدۡ اَفۡلَحَ مَنۡ تَزَكّٰىۙ ﴿۱۴﴾

- پاکیزگی سے مراد ہ- کفر و شرک چھوڑ کر ایمان لانا، برے اخلاق چھوڑ کر اچھے اخلاق اختیار کرنا، اور برے اعمال چھوڑ کر نیک اعمال کرنا
- مجموعی طور پر روح کی پاکیزگی
- انسان جسم اور روح کا مرکب ہے- جسد حیوانی کے داعیات (حب مال، حب مقام، شہوت جنسی، تن پر دری، جذبہ انتقام) کو دبا کر اپنی روح کو زیادہ سے زیادہ غذا فراہم کرنے کا سامان کرے
- رمضان کے معمولات کے ذریعے سے اہل ایمان کو ان دو چیزوں کی مشق
- دن کو روزہ رکھ کر حیوانی جسم اور اس کے داعیات کو کمزور کرنا اور رات کو قیام اللیل کے دوران انوار قرآن کی بارش سے اپنی روح کو سیراب کرنا تاکہ روح کو ترفع اور اللہ کا قرب حاصل ہو سکے۔

وَ ذَكَرَ اسْمَ رَبِّهٖ فَصَلّٰى ﴿۱۵﴾

- اس تزکیہ کی اولین علامت — نماز
- نماز کا ذکر یہاں ایمان باللہ کے اولین مظہر کی حیثیت سے
- اس میں اللہ کی حمد، ثنا، اس سے استعانت اور صراطِ مستقیم کی دعا، اس سے اطاعت و بندگی کا عہد، اس کی بندگی اور غلامی، دنیا کی ہر آلودگی سے لا تعلق ہو کر اللہ تعالیٰ کی بندگی کے ساتھ یکسو ہو جاتا ہے۔
- پاکیزگی — جسم کی، دل و دماغ کی، روح کی، اخلاق و اعمال کی پاکیزگی غرض ہر طرح کی پاکیزگی کا سامان اس میں موجود
- قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ ۔ الَّذِيْنَ هُمْ فِيْ صَلَاتِهِمْ خٰشِعُوْنَ

بَلۡ تُؤۡثِرُوۡنَ الۡحَيٰوةَ الدُّنۡيَا ۫ۖ ﴿۱۶﴾ وَ الۡاٰخِرَةُ خَيۡرٌ وَّ اَبۡقٰى ؕ ﴿۱۷﴾

بَلۡ - بلکہ

تُؤۡثِرُوۡنَ - تم لوگ ترجیح دیتے ہو

○ آثَرَ يُؤۡثِرُ ، إيثارًا کسی کو کسی پر ترجیح دینا، فضیلت دینا (IV)

الۡحَيٰوةَ الدُّنۡيَا - اس دنیوی زندگی کو

وَ الۡاٰخِرَةُ - اور آخرت

خَيۡرٌ - بہتر ہے

وَّ اَبۡقٰى - اور باقی رہنے والی ہے

بَلْ تُؤْثِرُوْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا ﴿١٦﴾ وَالْاٰخِرَةُ خَيْرٌ وَّ
اَبْقٰى ﴿١٧﴾

مگر تم لوگ دنیا کی زندگی کو ترجیح دیتے ہو
حالانکہ آخرت بہتر ہے اور باقی رہنے والی ہے

**Nay (behold), ye prefer the life of this world;**
**But the Hereafter is better and more enduring.**

بَلۡ تُؤۡثِرُوۡنَ الۡحَيٰوةَ الدُّنۡيَا ۫ۖ ﴿۱۶﴾ وَ الۡاٰخِرَةُ خَيۡرٌ وَّ اَبۡقٰی ؕ ﴿۱۷﴾

- قریش کے لیڈروں کو خطاب کرکے ان کے اصل سبب مخالفت سے پردہ اٹھادیا کہ تمہاری ساری مخالفت کی علت محض تمہاری دنیاپرستی ہے
- انسان کی اخروی کامیابی یا ناکامی کا تمام ترانحصار اس کی ترجیحات پر ہے۔
- اگر تو وہ اپنے معاملات کی منصوبہ بندی کرتے ہوئے آخرت کی کامیابی کو مقدم رکھتا ہے اور دنیوی مفادات کے حوالے سے قناعت پسندی کی حکمت عملی پر کاربند رہتا ہے تو وہ کامیاب ہے اور اگراس کا معاملہ اس کے برعکس ہے تو اس کا راستہ تباہی اور بربادی کا راستہ ہے
- اس آیت میں اس حوالے سے ہم مسلمانوں کے اصل مرض کی نشاندہی کردی گئی ہے کہ ہم دنیوی زندگی کے مفادات کو آخرت کے معاملات پر ترجیح دیتے ہیں حالانکہ آخرت ہمیشہ رہنے والی ہے نہ ختم ہونے والی

اِنَّ هٰذَا لَفِی الصُّحُفِ الۡاُوۡلٰی ﴿۱۸﴾ صُحُفِ اِبۡرٰهِیۡمَ وَ مُوۡسٰی ﴿۱۹﴾

اِنَّ هٰذَا - بیشک یہ ( بات

لَفِی الصُّحُفِ - یقینا صحیفوں میں ہے    صحف - صحیفہ کی جمع

الۡاُوۡلٰی - پہلے

صُحُفِ اِبۡرٰهِیۡمَ - ابراہیم ( علیہ السلام ) کے صحیفوں میں

وَ مُوۡسٰی - اور موسیٰ ( علیہ السلام ) کے

اِنَّ هٰذَا لَفِی الصُّحُفِ الْاُوْلٰى ﴿١٨﴾ صُحُفِ اِبْرٰهِیْمَ وَ
مُوْسٰى ﴿١٩﴾

یہی بات پہلے آئے ہوئے صحیفوں میں بھی کہی گئی تھی
ابراہیمؑ اور موسیٰؑ کے صحیفوں میں

**Surely this is in the earlier scripts ,**
**The scripts of Abraham and Moses.**

محمد اقبال

اِنَّ ھٰذَا لَفِی الصُّحُفِ الْاُوْلٰی ﴿۱۸﴾ صُحُفِ اِبْرٰھِیْمَ وَ مُوْسٰی ﴿۱۹﴾

○ پیغمبر ﷺ جو کچھ تمہیں بتا رہے ہیں یہ کوئی نئی اور انوکھی بات نہیں ہے۔ تمام اگلے نبیوں اور رسولوں نے بھی یہ تعلیم دی ہے کہ اصل زندگی آخرت ہی کی زندگی رہے اور وہاں آدمی کا اپنا ہی عمل کام آئے گا، کوئی دوسرا اس کا بوجھ اٹھانے والا نہیں بنے گا

○ اَمْ لَمْ یُنَبَّاْ بِمَا فِیْ صُحُفِ مُوْسٰی۔ وَاِبْرٰھِیْمَ الَّذِیْ وَفّٰۤی۔ اَلَّا تَزِرُ وَازِرَۃٌ وِّزْرَ اُخْرٰی۔(النجم : ۳۶- ۳۸) (کیا اس کو اس تعلیم کی خبر نہیں ملی جو موسیٰ کے صحیفوں میں ہے اور ابراہیم کے جس نے ہر بات پوری کر دکھائی کہ کوئی جان بھی کسی دوسری جان کا بوجھ اٹھانے والی نہیں بنے گی